روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جمعرات ۱۹ رشوال ۱۴۰۹ھ
۲۵ ہجرت ۱۳۶۸ ہش
۲۵ مئی ۱۹۸۹ء
قدرتِ ثانیہ نمبر
جلد نمبر ۷۴/۳۹
نمبر ۱۱۸

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قدرتِ ثانیہ دائمی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سُنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے (کہ وہ اپنے برگزیدوں کی۔ ناقل) مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ...... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے ...... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

(الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد: پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت دو روپے پچاس پیسے

۲۵ ہجرت ۱۳۶۸ہش — ۲۵ رمئی ۱۹۸۹ء

قدرتِ ثانیہ کا ظہور

کسی واقعہ کا ہو جانا تو کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ اس واقعہ سے اس بات کو منسلک کیا جائے کہ پہلے سے کہا گیا تھا کہ یوں ہوگا اور جب کہا گیا تھا اس وقت کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آسکتی تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی وفات سے کچھ دیر قبل فرمایا کہ اب آپ کے اس دنیا سے جدا ہونے کا وقت ہے اور جماعت کے افراد کے لئے گو یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا لیکن ساتھ ہی حضور نے فرمایا کہ یہ ایک قدرت کے جانے کا وقت ہے تو دوسری قدرت کے آنے کا۔ اور جب دوسری قدرت آئے گی تو وہ جماعت کی مزید ترقی کا باعث ہوگی اور وہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لئے رہے گی۔

یہ دوسری قدرت آئی اور ان تمام لوگوں کی خوشیاں پامال ہوگئیں جو یہ امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ اب جماعت آگے نہ چل سکے گی۔ حضور کی زندگی میں تو یہ کہا کہ ان کے پیچھے کوئی انسانی ہاتھ ہے جو ان کا کام کرتا ہے یعنی کتب کی تصنیف اور وفات کے بعد یہ کہا کہ یہ اتنے بڑے انسان تھے کہ اپنی زندگی میں تو بہت کچھ کر گئے لیکن کوئی شخص اس کام کو آگے نہ بڑھا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ حضور نے قدرتِ ثانیہ کا ذکر فرما کر اور اس کا وعدہ دے کر ماننے والوں کے دلوں کو مضبوط بنیاد فراہم کر دی۔

اب ذرا پیچھے کی طرف نظر دوڑائیے قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جانشینی کی مضبوطی کو وہ بنیاد مہیا کر دی جو کسی سے ہلائی نہ جا سکی۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے باون سالہ دور میں قادیان سے اٹھنے والی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔ اپنے علم و معرفت سے بھی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور دنیاوی سوجھ بوجھ سے بھی قوموں کی ترقی کے راز افشا کر دیئے۔

تیسرے مظہر نے قرآن کریم کی اشاعت اور فلاح و بہبود کے کاموں کو بڑھاوا دیا اور چوتھے مظہر نے اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ مصلحتوں کے ماتحت یورپ میں جا کر احمدیت کے لئے وہ کچھ کیا جو رہتی دنیا تک اپنے اثرات مرتب کرتا رہے گا چند سالوں میں سینکڑوں سالوں کا سفر طے کر لیا۔

یہ سب باتیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قدرت ثانیہ جماعت کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور خدا نے چاہا تو یہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

دعا تدبیر ہی کا ایک حصّہ ہے۔ دعا کیجے
دعا کی صبر و استقلال سے پھر انتہا کیجے
مسخّر اس سے ہو سکتی ہے دنیا کی ہر اک طاقت
یہ ہے اِک تجربے کی بات۔ اس کا تجربہ کیجیے

——— ابوالاقبال

میرا امام

مجھ سے پوچھو ہے میرا کون امام
کس نے مجھ کو دیا ہے درسِ دوام

یوں صبا نے بکھیر دی ہے مہک
جیسے خوشبو نے خود کیا ہو خرام

کونے کونے میں بات پہنچا دی
اس میں آتے ہیں کیسے کیسے نام

قدرتِ ثانیہ کا ہر مظہر
ساری دنیا کی زندگی کا پیام

دین و دنیا کا ہے تعلق کیا
اب نہیں اس میں کوئی بھی ابہام

فوج در فوج لوگ آتے ہیں
کیوں نہ آئیں یہ سب ہیں تشنہ کام

ہاتھ اٹھانا تو ظلم کی ہے ریت
ریت لیکن رہی ہے یہ ناکام

تھی تو ہلکی سی اِک صدا لیکن
مل گیا اس کو ایسا استحکام

ایک سو بیس ملک ہیں ایسے
جن میں سنتے ہیں اس کو خاص و عام

زندگی بخش ہے نسیم یہ بات
اس سے بڑھ کر ہو اور کیا انعام

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کو امام جماعت بنانا انسان کا نہیں خدا کا کام ہے

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں

جب مَیں مر جاؤں گا تو خدا جس کو چاہے گا اسے آپ کھڑا کر دے گا

سیدنا حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ (اوّل) کے ارشادات

"مَیں نے تمہیں بار ہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ امام بنانا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے (امام ناقل) مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے (امام - ناقل) بنایا ہے

یہ وہ (بیت الذکر - ناقل) ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا - اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مَیں نے بہت دعا کی ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں - پس اس (بیت الذکر - ناقل) میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں آ کر اس (بیت الذکر - ناقل) ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے ...... اگر کوئی کہے کہ انجمن نے امام بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے - اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو - پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے (امام - ناقل) بنایا ہے اور نہ مَیں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ (امام - ناقل) بنائے - بس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس (امامت - ناقل) کی ردا کو مجھ سے چھین لے -

سنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ مَیں (امام - ناقل) بنتا - مَیں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا تب بھی میرا یہی لباس تھا - مَیں امراء کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا مگر تب بھی یہی لباس تھا - مرید ہو کر بھی اسی حالت میں رہا - مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیّت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا امام ...... بنا دیا - ...... مَیں کسی کا خوشامدی نہیں - مجھے کسی کے سلام کی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذور اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے ...... (امامت - ناقل) کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے (امام - ناقل) بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے - جب مَیں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا -

مجھے خدا نے (امام - ناقل) بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے - کہ وہ معزول کرے - ...... اب مَیں پھر نصیحت کرتا ہوں - میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو - اپنے اختلافوں کو دیکھ لو - کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دیں گے؟ اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو - اور اس طرح پر رہو کہ مَیں تمہیں دیکھ کر اسی طرح پر خوش ہو جاؤں جس طرح پر (بیت الذکر - ناقل) کو دیکھ کر خوش ہوا - جس طرح شہر میں داخل ہو کر (بیت الذکر - ناقل) کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو - تم بھی دعاؤں سے کام لو مَیں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

"مجھے اگر (امام - ناقل) بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے - خدا کے بنائے ہوئے (امام - ناقل) کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی ...... اگر خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہو گا تو وہ مجھے موت دے دیگا - تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو - تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے ...... جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے (امام - ناقل) بنایا ہے"

(الحکم ۲۱ر جنوری ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا نظام قائم رہے گا

دُنیا کی کوئی قوم تُم پر غالب نہیں آسکے گی

خدا جسے منصب امامت پر فائز کرتا ہے اسے علوم بھی عطا کرتا ہے

سیّدنا حضرت فضل عمر امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے ارشادات

"یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں (قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) ایک بہت لمبے عرصے تک چلے گی جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا ۔ اور اگر خدا نخواستہ بیچ میں کوئی وقفہ پڑے بھی تو وہ حقیقی وقفہ نہیں ہوگا بلکہ ایسا ہی وقفہ ہوگا جیسے دریا بعض دفعہ زمین کے نیچے گھس جاتے ہیں اور پھر باہر نکل آتے ہیں کیونکہ جو کچھ (دین حق ۔ناقل) کے قرونِ اوّل میں ہوا وہ ان حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں تھا ۔ "جیسا کہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو ۔ناقل) نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا" قدرتِ ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے ۔ تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے (قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) کو ردّ کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تاکہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے ۔ اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے ۔ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں (قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔"

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں (نظام قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) میں ہیں ۔ نبوت ایک بیج ہے جس کے بعد (قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے ۔ تم نظامِ قدرتِ ثانیہ ۔ ناقل) حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالےٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے ۔ اور اس جہاں میں بھی اُونچا کرے ۔ تامرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو ۔ اور میری اولاد اور حضرت (بانی سلسلہ ۔ ناقل) کی کی اولاد کو بھی ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو ۔ احمدیت کے (مربی ۔ ناقل) ۔ (دینِ حق ۔ ناقل) کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔"

(الفضل ۲۶ مئی ۱۹۵۹ء) ★★★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امامت اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ کوئی احمق یا پاگل ہوگا جو یہ کہے کہ یہ مجھے مل جائے

یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا چُنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ اس کے انتخاب کو غلط کر سکتا ہے، یہ غلط ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشادات

"مَیں نے یورپ میں بھی کہا - ۱۹۶۷ء میں کوپن ہیگن میں پادری اور کچھ اور دوست بارہ حواریوں کی تعداد میں مجھ سے ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے ان سے بھی مَیں نے کہا تھا کہ مَیں سمجھتا ہوں مجھ میں اور جماعت میں کوئی فرق نہیں - کیونکہ یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں - سب کا مقصد ایک ہے ایک جہت ہے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں - ایک مقصد ہے جس کے لئے ہم دعائیں کر رہے ہیں - اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی بساط کے مطابق قربانیاں پیش کر رہے ہیں - اور اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھا رہے ہیں - پس (امام) وقت اور جماعت کو علیحدہ کیسے کیا جا سکتا ہے - ساری جماعت اپنی جگہ دعائیں کر رہی ہے لیکن یہ جو ایک وجود ہے اس میں (امامت - ناقل) کا ایک بڑا ہی اہم مقام ہے اور یہ نہ خریدا جا سکتا ہے اور نہ چھینا جا سکتا ہے - یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے - اسی سفر میں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ (امامت - ناقل) سے پہلے کبھی آپ نے سوچا کہ (امام - ناقل) بن جائیں گے - مَیں نے کہا :-

"NO SANE PERSON CAN ASPIRE TO THIS"

کوئی عقلمند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا - کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کوئی سوچے گا کیسے - کوئی احمق ہی ہوگا - پاگل ہوگا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مل جائے - (امامت - ناقل) کے متعلق یہ جاننا چاہیئے کہ بعض بے وقوف دماغ یہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ جہنم میں سے ہر آدمی کا جب علاج ہو جائے گا تو باہر نکل آئیگا - خدا کی پرستش کیمطابق جو سزا ہے وہ مل چکی ہوگی تو جہنم خالی ہو جائیگی - جب جہنم خالی ہو جائے گی تو وہاں تمثیلی زبان میں نہ دروازے بند ہوں گے نہ پہرہ دار ہوں گے اور ہوا جہنم کے دروازوں کو ہلا رہی ہوگی - وہ کھُلے ہوں گے - آگ ختم ہو چکی ہوگی - کوئی بھی نہیں ہوگا اس میں - بعض بے وقوف یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا دربار بھی (اللہ تعالیٰ پناہ دے - ناقل) اسی طرح اس کی حمد اور ثناء کرنے والوں سے خالی ہو جاتا ہے - خدا تعالیٰ کے دربار میں تو ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اپنی اپنی سمجھ کیمطابق اور استعداد کیمطابق اسکو پہچاننے والے، اسکے آگے جھکے ہوئے، اسکی حمد کرنیوالے، اسکی تسبیح کرنے والے اور اس کے قرب کو حاصل کرنیکی تڑپ رکھنے والے ہوتے ہیں (حضرت اقدس - ناقل) نے کیا ہی پیارا شعر فرمایا ہے :-

"یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند - ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار" ——— ہزاروں لاکھوں آدمی، خدا کے بندے خدا کے دربار میں حاضر رہتے ہیں - کوئی آدمی یہ سمجھے کہ خدا مجبور ہو گیا میں اکیلا اس کے دربار میں تھا اور اس نے مثلاً میں اپنی مثال لیتا ہوں، اگر مَیں یہ سمجھوں کہ مَیں اکیلا ہی تھا اور خدا مجبور ہوا مجھے (امام - ناقل) مقرر کرنے کے لئے یعنی مجھے پکڑے اور (امام - ناقل) مقرر کرے تو میرے جیسا پاگل دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا اس بھرے دربار میں سے خدا نے اپنی مرضی چلائی ہم تو اس وقت (یعنی قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کے انتخاب کے وقت) آنکھیں نیچی کئے ہوئے اپنے غم میں اور اپنی فکروں میں بیٹھے ہوئے تھے - لیکن یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے چُنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خدا تعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کر سکتا ہے تو یہ غلط ہے - کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے - عقل ہے سمجھ ہے ہمت ہے - خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں "

الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ثانیہ کی طاقت کا راز

امام وقت کے اپنے تقویٰ میں اور جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں ہے

خدا کے ہاں قیمت تعداد کی نہیں اقدار کی ہوتی ہے۔ تعداد وہی بابرکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہوتی ہو

یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ یہ سرداری اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کے لئے عطا کی ہے اللہ تعالیٰ یہ سیادت ہمیشہ قائم و دائم رکھے

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"پس سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ہم لوگ نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے بنیں۔ فاسق اور بد اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے نہ بنیں اور یہ چیز دعا کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی ... اگر محض اپنی تربیتوں پر انحصار کرو گے یا اپنی کوششوں پر بھروسہ کرو گے تو یہ اعلیٰ مقصد تمہیں نصیب نہیں ہو گا۔ پس بہت دعا کرنی چاہیئے اپنی اولاد کے لئے۔"

"(قدرت ثانیہ۔ ناقل) کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے۔ ایک (امام وقت۔ ناقل) کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہو گی۔ (امام وقت۔ ناقل) کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہو گی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں۔ پس ہماری دعا ہونی چاہیئے آپ کی میرے لئے اور میری آپ کے لئے ... اللہ تعالیٰ مجھے تقویٰ نصیب فرمائے۔ ایسا تقویٰ جو اس کی نظر میں قبولیت اور اس کی درگاہ میں مقبولیت کے قابل ہو اور میری ہمیشہ یہ دعا رہے گی کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا فرمائے کیونکہ بحیثیت آپ کے امام کے ...... مجھے جتنی زیادہ متقیوں کی جماعت نصیب ہو گی اتنی ہی زیادہ ہم (دین حق ناقل) کی عظیم الشان خدمت کر سکیں گے۔ احمدیت کو اتنی ہی زیادہ قوت نصیب ہو گی اتنی ہی زیادہ احمدیت کو عظمت نصیب ہو گی۔ محض اعداد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ روحانی دنیا میں اعداد کے ساتھ فضیلتیں نہیں ناپی جاتیں ...... وہی تعداد باعث برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہو جایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہو جائیں، جب تقویٰ کا معیار بلند ہو جائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خود بخود کھنچی چلی آتی ہے اور تقویٰ والوں کے ساتھ آ کر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے مگر اس عددی غلبہ کی قیمت، اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔"

"ہمیں یہ بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ یہ سعادت جو اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانہ میں ہمیں نصیب فرمائی کہ ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نظر میں زندہ رکھنے کے لائق ہیں۔ اور ہمارے مقابل پر کوئی عددی اکثریت کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی ہم اپنی اس حیثیت کو نہ بھولیں کہ یہ سرداری دراصل خدمت کیلئے عطا ہوئی ہے۔ بنی نوع انسان کی بہبود کی خاطر عطا ہوئی ہے۔ ان پر راج کرنے کیلئے نہیں ہاں دلوں پر راج کرنے کیلئے ہے۔ دلوں کو فتح کرنے کیلئے ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں اس اصطلاح میں جس اصطلاح میں قرآن باتیں کرتا ہے ہمیں سیادت عطا فرمائے اور ہمیشہ یہ سیادت قائم اور دائم رکھے۔"

خطبہ جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)
فرمودہ ٢٥ جون ١٩٨٢ء
مطبوعہ الفضل ٥ جولائی ١٩٨٢ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک اہم ورق

حضرت حکیم مولوی نورالدین کی وفات اور قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی کی بیعت

از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۳ ر مارچ ۱۹۱۴ء جمعہ کا دن تھا۔ حسبِ سابق حضرت مولوی نورالدین (اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے) نے صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو خطبہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ جمعہ سے کچھ دیر پہلے اچانک آپکی طبیعت گرنے لگی۔ اکثر دوست جمعہ کیلئے بیت الاقصیٰ میں جا چکے تھے۔ آپ نے ساعتِ وصال قریب دیکھ کر اپنے صاحبزادہ عبدالحی کو بُلوایا اور حسبِ ذیل الفاظ میں الوداع کہی:

"(کلمہ طیبہ۔ ناقل) پر میرا ایمان رہا اور اس پر مرتا ہوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کو میں اچھا سمجھتا ہوں اس کے بعد میں حضرت امام بخاری کی کتاب کو خدا کی پسندیدہ سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو۔۔۔خدا کا برگزیدہ انسان سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے اتنی محبت تھی کہ جتنی میں نے انکی اولاد سے کی تم سے نہیں کی۔ قوم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور مجھے اطمینان ہے کہ وہ ضائع نہیں کرے گا۔ تم کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کی کتاب کو پڑھنا، پڑھانا اور عمل کرنا۔ میں نے بہت کچھ دیکھا پر قرآن جیسی چیز نہ دیکھی۔ بے شک یہ خدا کی کتاب ہے۔ باقی خدا کے سپرد"۔ (الحکم ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء)

"اسی طرح اپنی صاحبزادی امتہ الحی کو پیغام دیا کہ وہ میرے مرنے کے بعد میاں صاحب سے کہہ دیں کہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں"۔ (الفضل ۱۸ر مارچ ۱۹۱۴ء)

حضور کی وفات عین جمعہ کے وقت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر "دارالسلام" جانے سے پہلے کچھ دیر کے لئے اپنے گھر تشریف لے گئے تو اچانک حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کا ملازم گھبرایا ہوا پہنچا کہ نواب صاحب نے گھوڑا گاڑی بھیجی ہے۔ فوراً تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آپ اسی وقت گاڑی میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے لیکن ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک دوسرا ملازم دوڑتا ہوا آیا اور حضرت مولوی نورالدین (اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے) کے وصال کی اندوہناک خبر دی۔ آپ کوٹھی پہنچتے ہی اپنے نہایت مشفق استاد اور مہربان آقا کی نعشِ مبارک کے پاس پہنچے۔ اس سراپا نورٌ مقدس وجود کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑے الحاح سے آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنے کے بعد باہر دوستوں کے مجمع میں تشریف لے آئے۔ باہر دوستوں کا غم سے بُرا حال ہوا جاتا تھا۔ جس نے بھی یہ خبر سنی، پریشان حال دوڑتا ہوا "دارالسلام" پہنچا۔ چنانچہ بہت جلد غمزدہ مخلصین کی ایک بھاری تعداد کوٹھی کے وسیع و عریض بیرونی صحن میں جمع ہو گئی۔ اسی حالت میں نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ اور سب احباب نماز کیلئے (بیت النور۔ ناقل) میں جمع ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا کہ یہ ایک نازک وقت ہے اور جماعت کیلئے ایک بھاری ابتلاء کی گھڑی درپیش ہے۔ سب لوگ گریہ وزاری کے ساتھ اپنے خدا کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے وقت میں جماعت کیلئے روشنی پیدا فرمائے اور ہمیں ہر رنگ میں ٹھوکر سے بچا کر اس راستہ پر ڈال دے جو جماعت کیلئے بہتر اور مبارک ہے۔ جن لوگوں کو طاقت ہو وہ کل ہفتہ کے دن روزہ رکھیں تاکہ رات کی نمازوں اور دعاؤں کے ساتھ کل کا دن بھی دعا اور ذکرِ الٰہی میں گزرے۔ اس تقریر نے سکینت اور تسلّی کی ایک لہر دلوں میں دوڑا دی اور سبھی اپنے خدا کے حضور جھکتے اور اسی سے فضل کی التجا کرتے ہوئے عاجزانہ دعاؤں میں لگ گئے۔

اِدھر شمع (امامت۔ ناقل) کے پروانوں کی یہ حالت تھی، اُدھر منکرین کا یہ حال تھا کہ وصال کی خبر سُنتے ہی مختلف جماعتوں میں کارندے دوڑا دیئے تاکہ تمام جماعتوں میں فوری طور پر ایک ایسا رسالہ تقسیم کر دیا جائے جو انکارِ قدرتِ ثانیہ سے متعلق پراپیگنڈے پر مشتمل تھا، اور جو پہلے ہی سے تصنیف اور طبع ہو کر اس انتظار میں تیار پڑا تھا کہ جونہی حضرت مولوی نورالدین کا وصال ہو پہلے سے مقرر کردہ کارکنان ان رسالوں کو لے اڑیں اور تمام جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔

یہ رسالہ بیس اکیس صفحات کا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ جماعت میں قدرتِ ثانیہ کے نظام کی ضرورت نہیں بلکہ انجمن کا انتظام ہی کافی ہے۔ البتہ غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی غرض سے اور حضرت مولوی نورالدین کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جا سکتا ہے مگر یہ شخص جماعت یا صدر انجمن کا مطاع نہیں ہوگا بلکہ اس کی امارت محدود اور مشروط ہوگی۔

اس رسالہ میں طرح طرح سے جماعت کو اُبھارا گیا تھا کہ وہ کسی واجب الاطاعت امام پر رضامند نہ ہو۔ اس رسالہ کی اشاعت کی خبر بہت جلد قادیان میں پھیل گئی جس سے سوگوار مخلصین کی تشویش میں مزید اضافہ ہونا ایک طبعی امر تھا۔ مکرم مولانا محمد علی صاحب کے اس خطرناک اِقدام کا وسیع پیمانے پر فوری تدارک کرنا تو ان حالات میں بہت مشکل تھا لیکن بالکل خاموش رہنا بھی خطرات سے خالی نہ تھا۔ اسلئے قادیان میں حاضر الوقت احمدیوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے غلامانِ قدرتِ ثانیہ کی طرف سے ایک مختصر نوٹ تیار کیا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ جماعت میں دینی تعلیم اور حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی وصیت کے مطابق (قدرتِ ثانیہ) کا نظام ضروری ہے اور جس طرح حضرت (مولوی نورالدین) جماعت کے مطاع تھے اسی طرح آئندہ (امام) بھی مطاع ہوگا۔ اس نوٹ پر حاضر الوقت لوگوں سے دستخط لئے گئے تاکہ یہ اس بات کا ثبوت ہو کہ جماعت کی اکثریت نظام (قدرتِ ثانیہ) کے حق میں ہے۔ حالات بڑی تیزی سے نازک تر ہوتے جا رہے تھے اور جو آتشیں مادہ مدت سے اُبل رہا تھا، اب پھٹ پڑنے کو تھا۔

اس صورتحال کے تدارک کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے باہمی سمجھوتے کے لئے ایک آخری کوشش ضروری سمجھی۔ چنانچہ فریقین کے چند زعماء اس غرض کے لئے نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں جمع ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے یہ امر پوری وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا کہ اس وقت سوال اصول کا ہے کسی کی ذات کا نہیں۔ اگر آپ لوگ (نظامِ قدرتِ ثانیہ کے قیام) کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ (احمدیوں) کی کثرتِ رائے سے جو بھی (امام) منتخب ہوگا خواہ وہ کسی پارٹی کا ہو، ہم سب دل و جان سے اس کو قبول کریں گے۔ مگر منکرین نے اس مخلصانہ اور بااصول پیشکش کو قبول نہ کیا اور ہر قسم کے سمجھوتے سے انکار کر دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۵۸۲)

اس پر پھر ان لوگوں سے استدعا کی گئی اگر آپ حضرات نظام قدرتِ ثانیہ کے اتنے ہی مخالف ہیں تو ہمارا آپ پر کوئی زور نہیں لیکن جو لوگ اس کو ضروری خیال کرتے ہیں، خدارا آپ ان کے راستہ میں تو روک نہ بنیں اور انہیں اپنے میں سے کوئی (امام) منتخب کر کے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کا موقع دیں۔ لیکن یہ مخلصانہ اپیل بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی اور اتحاد کی کوئی صورت وہ لوگ ماننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ذاتی طور پر بھی جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے سے اس سلسلہ میں بات چیت کی اس بات چیت کے دوران مولوی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آپ سے کہا کہ چونکہ ہر ایک کام بعد مشورہ ہی اچھا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مولوی نورالدین (اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے) کی وفات کے بعد جلدی سے کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ پورے مشورہ کے بعد کوئی کام ہونا چاہیئے۔ آپ نے ان سے کہا کہ جلدی کا کام بے شک غلط ہوتا ہے اور مشورہ کے بعد ہی کام ہونا چاہیئے اور ایک روز انتظار کر لیا جائے جب بیرونی جماعتوں سے احباب بکثرت تشریف لے آئیں تو مشورہ ہو جاوے۔ مولوی صاحب نے اس تجویز کو رد کرتے ہوئے فرمایا، چونکہ اختلاف ہے اس لئے پورے طور پر بحث ہو کر ایک بات پر متفق ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ چار پانچ ماہ اس پر تمام جماعت غور کرے۔ تبادلۂ خیالات کے بعد پھر جو فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جاوے۔ آپ نے دریافت کیا کہ اوّل تو سوال یہ ہے کہ اختلاف کیا ہے پھر یہ سوال ہے کہ اس قدر عرصہ میں بغیر کسی رہنما کے جماعت میں فساد پڑا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا حضرت (بانیٔ سلسلہ) کی وفات کے موقع پر اس طرح ہوا تھا کہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے مشورہ کر لیا تھا اور یہی طریق پہلے زمانہ میں بھی تھا۔ چھ چھ ماہ کا انتظار نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ حضرت (بانیٔ سلسلہ) کے بعد

مولوی محمد علی صاحب نے جواب دیا کہ اب اختلاف ہے پہلے نہ تھا۔ دوسرے اس انتظار میں حرج ہی کیا ہے اگر (امام جماعت) نہ ہو تو اس میں نقصان کیا ہوگا؟ وہ کونسا کام ہے جو کل ہی (امام جماعت) نے کرنا ہے۔ آپ نے ان کو جواب دیا کہ اس بات کا فیصلہ تو جماعت حضرت (بانیٔ سلسلہ) کی وفات پر ہی کر چکی ہے کہ اس جماعت میں سلسلہ (قدرتِ ثانیہ) چلے گا۔ اس پر دوبارہ مشورہ بے معنی ہے اب یہ سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اگر مشورہ کا سوال ہے تو صرف تعین (امام جماعت) کے متعلق ہے اور یہ جو آپ نے کہا ہے کہ (امام جماعت) کا کام کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ (امام) کا کام علاوہ روحانی نگہداشت کے جماعت کو متحد رکھنا اور فساد سے بچانا ہے اور یہ کام نظر نہیں آیا کرتا کہ میں آپ کو معین کر کے بتا دوں (امام جماعت) کا کام روحانی تربیت اور نظام کا قیام ہے۔ نہ روحانی تربیت مادی چیز ہے کہ میں بتا دوں کہ وہ یہ کام کرے گا اور نہ فساد کا کوئی وقت معین ہے کہ فلاں وقت تک اس کی ضرورت پیش نہ آوے گی۔ ممکن ہے کہ کل ہی کوئی امر ایسا پیش آجاوے جس کے لئے کسی نگران ہاتھ کی ضرورت ہو۔ پس آپ اس سوال کو جانے دیں کہ (امام جماعت) ہو یا نہ ہو۔ مشورہ اس امر کے متعلق ہونا چاہیئے کہ (امام) کون ہو۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا اس میں دقت ہے۔ چونکہ عقائد کا اختلاف ہے۔ اس لئے تعین میں اختلاف ہوگا۔ ہم لوگ کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر کیونکر بیعت کر سکتے ہیں جس کے ساتھ ہمیں اختلاف ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ اوّل تو ان امور اختلافیہ میں اب تک کوئی ایسی بات نہیں جس میں اختلاف ہمیں ایک دوسرے کی بیعت سے روکے۔ لیکن بہرحال ہم اس امر کے لئے تیار ہیں کہ آپ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ یہ مشکل ہے اور آپ جانتے ہیں کہ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ غرض اس طرح کوئی فیصلہ ہوئے بغیر یہ گفتگو بھی ختم ہوئی۔

(اختلافِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات ص۱۰۷، آئینۂ صداقت ص۱۸۱)

پس جب کہ کوئی صورت سمجھوتہ کی باقی نہ رہی اور مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے رفقاء حضرت (مولوی نورالدین اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے) کی وصیت کے باوجود نظامِ قدرتِ ثانیہ قائم رکھنے پر راضی نہ ہوئے تو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ قادیان میں حاضر الوقت احمدی احباب عصر کی نماز کے بعد انتخاب امام جماعت کیلئے بیت النور میں جمع ہوئے۔ قریباً دو ہزار کا مجمع تھا۔ سب سے پہلے نواب محمد علی خاں صاحب نے حضرت (مولوی نورالدین اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے) کی وصیت پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کی نصیحت تھی۔ مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے جو جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے، کھڑے ہو کر تقریر کی اور نظام قدرتِ ثانیہ کی ضرورت اور اہمیت بتا کر تجویز کی کہ حضرت (مولوی نورالدین اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے) کے بعد میری رائے میں ہم سب کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ اس پر سب طرف سے ہاں حضرت میاں صاحب! حضرت میاں صاحب کی آوازیں اٹھنے لگیں اور سارے مجمع نے بالاتفاق اور بالاصرار کہا کہ ہم اس تجویز کو بدل و جان قبول کرتے ہیں۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض رفقاء بھی موجود تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر کے بعد کچھ کہنا چاہا اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔

اسی اثناء میں دوسری طرف سید میر حامد شاہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر سید صاحب چاہتے تھے کہ وہ پہلے اپنا عندیہ بیان کریں اور مولوی صاحب اپنے خیالات پہلے سنانا چاہتے تھے۔ ان دونوں بزرگوں میں کچھ دیر تک باہم رد و کد ہوتی رہی۔ سید صاحب مولوی صاحب سے اور مولوی صاحب سید صاحب سے صبر اور انتظار کرنے کی درخواستیں کرتے رہے۔ وہ کہتے مجھے پہلے کچھ کہہ لینے دیں اور وہ فرماتے مجھے عرض کر لینے دیں۔ غرض اس طرح ایک مجادلہ کی صورت بن گئی۔ اس پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے جرأت کی اور عرض کیا کہ ان جھگڑوں میں یہ قیمتی وقت ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے آقا حضرت صاحبزادہ صاحب ہماری بیعت قبول فرما دیں اس پر حاضرین مجلس بلا توقف بے اختیار لبیک لبیک کہتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف بڑھے۔

یہ نظارہ اور لوگوں کا جوش و خروش کسی دیکھنے والے کو بھول نہ سکتا تھا۔ لوگ چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے اور یوں نظر آتا تھا کہ خدائی فرشتے لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منشائے ایزدی کی طرف کھینچے لا رہے ہیں۔ اس وقت شوق کا یہ عالم تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ چاروں طرف سے آواز اٹھ رہی تھی کہ حضور! ہماری بیعت قبول کریں۔

حضور! ہماری بیعت قبول کریں۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے چند لمحات کے تامل کے بعد جس میں ایک عجیب قسم کا عالم تفکر تھا، فرمایا مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ اس پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا میں بیعت کے الفاظ بولتا جاتا ہوں آپ ان کو دہراتے ہوئے لوگوں کی بیعت لینا قبول کریں۔

غرض جب حاضر الوقت لوگوں کا اصرار بڑھا تو آپ نے پوری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھایا اور بیعت شروع ہو گئی۔ الفاظ بیعت کا سننا تھا کہ یک لخت مجلس پر ایک سناٹا چھا گیا۔ جو لوگ قریب نہیں پہنچ سکتے تھے انہوں نے اپنی پگڑیاں پھیلا کر یا ایک دوسرے کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہرائے (آئینہ صداقت ص۱۹) اور اس طرح (حضرت بانیٔ سلسلہ) کی یہ پیشگوئی مکرر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ:

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں
اور میرے بعد بعض اور وجود
ہوں گے جو دوسری قدرت کا
مظہر ہوں گے۔"

بیعت کے بعد لمبی دعا ہوئی۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل ص۳۳۶ تا ص۳۳۷)

> سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔
> ـــــ کشتی نوح

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر - سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ کا یادگار منظوم کلام

۱

یاد ہے چھبیس مے سن آٹھ حزب المومنین
وہ غروب شمس وقت صبح محشر آفریں

دیکھنے پائے نہ جی بھر کر کہ رخصت ہو گیا
مشعل ایمان جلا کر نورِ دورِ آخریں

ہاتھ ملتے رہ گئے سب عاشقانِ جاں نثار
لے گیا "جانِ جہاں" کو گود میں جاں آفریں

جسم اطہر کے قریں مرغانِ بسمل کی تڑپ
ہو رہی تھی روح اطہر داخل خلد بریں

جس طرف دیکھا یہی حالت تھی ہر شیدائی کی
سر بہ سینہ چشم باراں پشت خم اندوہ گیں

حسرتیں نظروں میں لیکر صورتیں سب کی سوال
اب کہاں تسکین ڈھونڈیں بے سہارے دل حزیں؟

کون دکھلائے گا ہم کو آسمانی روشنی
"چودھویں کا چاند" چھپ جائیگا اب زیر زمیں

دونوں ہاتھوں سے لٹائے گا خزانے کون اب؟
تشنہ روحیں کس سے لیں گی آبِ فیضانِ مکیں

۲

اک جوان منحنی اٹھا بعزم استوار
اشکبار آنکھیں لبوں پر عہد راسخ دلنشیں

شوکت الفاظ بھرائی ہوئی آواز میں
کرب و غم میں بھی نمایاں عزم و ایمان و یقیں

میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تعلیم پھیلا دوں گا بر روئے زمیں

زندگی میری کٹے گی خدمت ...... میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں

یہ ارادے اور اتنی شانِ ہمت دیکھ کر
اس گھڑی بھی محو حیرت ہو رہے تھے سامعیں

درد میں ڈوبی ہوئی تقریر سُن سُن کر جسے
لوگ روتے تھے ملائک کہہ رہے تھے آفریں

چشم ظاہر بیں سے پنہاں ہے ابھی اسکی چمک
تیری قسمت کا ستارا بن چکا "ماہ مبیں"

۳

سر پہ اک بارِ گراں لینے کو آگے ہو گیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا "طفل حسیں"

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں

ذاتِ باری کی رضا ہر دم رہی پیشِ نظر
خلق کی پرواہ نہ کی خدمت سے منہ موڑا نہیں

چیر کر سینے پہاڑوں کے قدم اُسکے بڑھے
سینہ کوبی پر ہوئے مجبور اعدائے لعیں

دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار
پشت پر ڈستے رہے ہر وقت مارِ آستیں

ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتے ہیں پتھر کے جگر
صبر سے سُنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں

کوئی پوچھے کس گنہ کی اسکو ملتی تھی سزا؟
کس خطا پر تیر برسائے؟ گروہ ظالمیں!

"گریۂ یعقوب" نصف شب خدا کے سامنے
"صبر ایوبی" .. برائے خلق با خندہ جبیں

صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

لے (ناقل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ایک تحریر

ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق

"دوسری قدرت کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے" (الوصیت)

"اور دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں" (الوصیت)

خدا کے پیارے کی وفات کا حادثہ اس کے پیاروں کے لئے بے پناہ محبت کی وجہ سے حد درجہ المناک اور باعث حیرت و پریشانی ہوتا ہے۔ اور بہت سے کمزور ایمان والوں کے لئے بسا اوقات باعث ٹھوکر اور مخالفین کے لئے باعث مسرت ہوتا ہے۔ دشمن یہ خیال کر کے خوش ہوتا ہے کہ وہ شخص جس کے ذریعہ ایک روحانی سلسلہ وجود میں آیا اور جس کی شبانہ و روز مساعی کی بدولت ایک روحانی جماعت تیار ہوئی وہ اٹھ گیا ہے۔ اس لئے اس کے مرنے کے ساتھ ہی اس کا سلسلہ اور تمام کاروبار بھی مٹ جائے گا۔ اور نابود ہو جائے گا۔ اور ترقیات کے جو وعدے کئے گئے تھے وہ سب غلط ثابت ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے ایسی ذلت روا نہیں رکھتا اور نہ ہی ان لوگوں کے لئے جو اس کے پیارے کی صدا پر لبیک کہتے اور اپنے اموال و نفوس کی قربانیوں کے ذریعے اپنے صدق و اخلاص اور سچی محبت اور فدائیت کا ثبوت دیتے ہیں یہ پسند کرتا ہے کہ وہ دشمن کی نظر میں ذلیل اور شرمندہ ہوں۔ اس لئے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے عادت ہے کہ وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) خود (اپنی قدرت دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب ..... وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ جائے گا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے"

میں اوپر مختصراً ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ کے پیاروں کی وفات کا صدمہ پیروکاروں کے لئے اگر خدا تعالیٰ دستگیری نہ کرے۔ ایک ناقابل برداشت صدمہ ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں پر حد درجہ رحیم اور شفیق ہے وہ ان کی دو رنگ میں دستگیری فرماتا ہے۔ ایک اس رنگ میں کہ وہ اپنے پیارے کی وفات سے پہلے اس کی وفات کا مختلف پیرایوں میں اعلان فرما دیتا ہے۔ تا وہ اپنے آپ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ دوسرے اس رنگ میں کہ اس کی وفات کے بعد اپنی دوسری قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور اس کے دشمنوں کی جھوٹی خوشی کو پامال کر دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے قرب وفات کی اطلاع

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کو بھی بذریعہ وحی الٰہی یہ خبر دی کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۵ء میں آپ نے "الوصیت" تحریر فرمائی جس میں آپ نے اس خبر کا ذکر کیا۔ جس میں آپ کی وفات کے قریب آنے کی خبر دی گئی تھی اور وہ یہ ہے:۔

"یعنی تیری اجل قریب آگئی ہے۔ اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے"

"پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا:۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید یعنی خوش وخرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آگیا۔ ۲۷ کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) ..... خوشیاں منائیں گے"

ان خبروں میں پہلے آپ کی وفات کے قریب آنے کا ذکر ہے جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ پھر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا جب کہ آپ کی نعش مبارک کو قادیان لایا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور بالاتفاق حسب "الوصیت" حاجی الحرمین حضرت مولوی نورالدین کو آپ کا پہلا جانشین تسلیم کیا گیا۔ اور پھر مخالفین کے رویہ کا ذکر کیا گیا۔ کہ وہ آپ کی وفات پر خوشیاں منائیں گے۔

اور ۷ امئی ۱۹۰۸ء کو بتایا گیا

"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"

اور یوم وفات سے چھ روز پیشتر یعنی ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو بتایا گیا:۔

"یعنی کوچ کا وقت قریب آگیا ہے اور موت قریب ہے"

پھر ۲ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بعد نماز عصر ایک گفتگو کے دوران میں اپنی ستر اسّی کتب اور اپنی تقاریر اور سفروں کا ذکر کر کے فرمایا:۔

"معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو"

(الحکم ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء)

نیز اسی روز آپ نے فرمایا:۔

"ہمارا کام صرف بات کا پہنچا دینا ہے ..... تصرف خدا کا کام ہے ہم اپنی طرف سے بات کا پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھے جاویں کہ کیوں اچھی طرح سے نہیں بتایا۔ اس واسطے ہم نے زبانی بھی لوگوں کو سنایا ہے۔ تحریری بھی اس کام کو پورا کر دیا ہے۔ دنیا میں کوئی کم ہوگا کہ اس کو ہماری تعلیم۔ ناقل نہیں پہنچی یا ہمارا دعویٰ اس تک نہیں پہنچا"

(الحکم ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے والا جب پیغام پہنچا چکے اور جس غرض کے لئے بھیجا جائے وہ غرض پوری ہو چکے تو خدا تعالیٰ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور اگر اس وقت دنیا اپنی پوری خوبصورتی کے ساتھ اس کے سامنے آئے تو وہ اس سے اعراض کر کے اپنے رب اور محبوب ازلی سے ملاقات کو اختیار کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

قدرت ثانیہ کا ظہور

حضرت بانی سلسلہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح کے وقت "اے میرے پیارے اللہ"۔ "اے میرے پیارے اللہ"۔ "اے میرے پیارے اللہ" کے الفاظ محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے سب سے پیارے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ پر ایمان لانے والوں کی اندوہ غم سے جو حالت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ دشمن نے خوشیاں منائیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ "الوصیت" میں یہ فرما چکے تھے

"سو اے عزیزو۔ جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے

باقی صفحہ ۱۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

خدائی بادشاہت کی دو تجلیاں اور روحانی گاڑی کے دو پہیے

بانی جماعت اور نظام قدرتِ ثانیہ لازم و ملزوم ہیں

خدا کے پیارے کی بعثت اور طوفان مخالفت

جب دنیا ظلمت کدہ بن جاتی ہے اور انسانی قلوب تیرہ و تاریک ہو جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ دنیا کو بقعۂ نور بنانے اور انسانوں کے دلوں کو منور کرنے کیلئے آفتاب حقیقت یعنی اپنے کسی برگزیدہ کو مبعوث فرماتا ہے۔ جس کی آمد پر انسانی ہجوم میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور عام لوگ اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور اسکے نور کو اپنی منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مدعیانِ علم اپنے علوم کے باعث مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور دنیوی وجاہت اور خاندانی عظمت کے پرستار اپنے غرور کے باعث اسکے وجود کے درپئے آزار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال ایک زبردست طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ اور ایک معرکۂ حق و باطل قائم ہوتا ہے۔

ایمان والوں کا مانندِ چٹان ایمان

آسمانی انوار کی شعاعیں مستعد قلوب تک پہنچتی ہیں اور یہاں اور وہاں ایسے روحانی انسان کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنا سب کچھ خدا کے فرستادہ کے مشن کے لئے قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اولین ایمان لانے والے ایک خاص قربانی ایک غیر معمولی مجاہدہ اور ایک بیمثال بصیرت کے بعد یہ قدم اٹھاتے ہیں وہ یقین و وثوق سے لبریز دلوں کے ساتھ بیعت کرتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے آسمانی نوروں کو اترتا دیکھتے ہیں بلکہ خود مہبط انوار بن جاتے ہیں۔ اسلئے وہ یقین کی ایک چٹان ہوتے ہیں۔ جہاں پر مخالفت کی سب لہریں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور شکوک و شبہات دھوئیں کیطرح اڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کایا پلٹ دیتا ہے اور انہیں اپنے افضال و برکات سے غیر معمولی طور پر نوازتا ہے۔ کیونکہ وہ آئندہ بننے والے قصرِ روحانی کی ابتدائی بنیاد ہوتے ہیں اور انہیں کشت روحانی کی زمین تیار

ہونے کا فخر ہوتا ہے۔ وہ اطفال اللہ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے کلام کے شیریں دودھ اور آبِ حیات سے خدا کا فرستادہ اپنی آغوشِ رحمت میں پرورش کرتا ہے۔

خدا کے پیارے کا انتخاب اور انسانی نظریں

خدا کا پیارا پہلے دن تنہا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت پر اسے اتنا یقین ہوتا ہے کہ وہ اکیلا ساری دنیا سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے سامنے کی دنیا کے عقائد کے خلاف اس کے رسوم و رواج کے خلاف، اسکے تمدن اور اس کی سیاست کے خلاف نئے عقائد نئے سنن و طرق، نیا تمدن اور نیا طرزِ زندگی پیش کرتا ہے۔ اس کا انتخاب کسی انسان کی مرضی یا اس کی رائے سے نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ خود اس کی اپنی رضامندی یا مرضی کا بھی اس میں دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ انتخاب خالص خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے لوگ ہزار کہتے رہیں کہ یہ شخص تو اہل نہیں تھا۔ اس میں تو فلاں فلاں خامی پائی جاتی ہے۔ اس کا ملک اور اس کی بستی تو اس قابل نہ تھی کہ اس علاقے اور اس گاؤں سے کوئی فرستادہ پیدا ہو۔ غرض لوگ ہزار نکتہ چینی کرتے رہیں۔ اور اس کو ہزار مرتبہ نا اہل قرار دیتے رہیں انکی سب باتیں پرکاہ کے برابر وزن نہیں رکھتیں۔ اور انکی نکتہ چینیاں صداقت کے انتشار میں روک نہیں بن سکتیں۔

شمعِ حق کے پروانے

یہ انتخاب سراسر خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اس لئے مشیتِ ایزدی اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ اور سچے طالبان حق ایک ایک دو دو کرکے اور پھر جماعتوں کی صورت میں شمع حق کے گرد پروانہ وار جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اور زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ وہ ماموِر ربانی جو ابھی چند ماہ یا چند سال پیشتر تنہا اس مشن کو لے کر کھڑا ہوا تھا وہ ایثار پیشہ اور جاں فروشوں کی ایک بڑی جماعت کے درمیان کھڑا دکھائی دیتا ہے جو اسکی آواز پر لبیک کہتے۔ اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنا اپنی انتہائی سعادت یقین کرتے ہیں۔ اور اسکے پسینہ کی جگہ خون بہانا فخر جانتے ہیں۔ مقدس برگزیدہ انسے سے ایسا پیار کرتا ہے کہ جیسا کسی ماں نے اپنے بچہ سے نہ کیا ہوگا۔ اور وہ اس پر اپنی جانوں کو اس طرح چھڑکتے ہیں جس پر آسمان کے فرشتے بھی تحسین و آفرین پیش کرتے ہیں۔ غرض خدا کے فرستادہ کی آمد کے ساتھ چشمِ فلک وہ نظارہ دیکھتی ہے جو صدیوں اس نے نہ دیکھا تھا۔

خدا کے پیارے کی وفات کا سانحۂ ہوش رُبا

خدا کے پیارے کی تربیت یافتہ اولین ماننے والوں کی جماعت اپنے عاشقانہ ولولہ اور والہانہ انداز کے ماتحت یہ تصور بھی نہیں کرتی کہ وہ ایک دن وفات پا جائے گا۔ اور انہیں داغِ مفارقت دے جائے گا۔ لیکن وہ آخر انسان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غیر متبدل قانون کے ماتحت آخر ایکدن اسے موت کا وہ گھونٹ پینا پڑتا ہے، جو تمام آدم زادوں کیلئے ابتداء سے مقدر ہے۔ اس سانحہ ہوش ربا کے وقوع پذیر ہونے پر ایک زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے اور پیروکاروں کی جماعت کو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ بے سہارا رہ گئے ہیں اور ان پر یتیمی کی حالت طاری ہو گئی ہے۔ ایسے موقعہ پر کچھ کمزور طبائع ڈگمگا جاتی ہیں۔ اور ان سے کمزوری کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور دشمن بھی سر نکال لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب یہ گلشنِ روحانیت تباہ و برباد ہو جائیگا۔ اس باغ کے باغبان کی وفات کے بعد کون اس کے پودوں کی غور و پرداخت کریگا یہ اب جلد ہی مرجھا کر خشک ہو جائیں گے۔ دشمن بھی اس خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ اس کی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے پریشان دلوں کو تقویت اور تمکنت عطا فرماتا ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کیمطابق اس جماعت میں سلسلہ امامت جاری فرماتا ہے۔

امامت کی حقیقت

امامت نیابت اور قائمقامی کو کہتے ہیں۔ اور اسمیں ایک اقتدار پایا جاتا ہے۔ بانیٔ جماعت اسوقت کھڑا ہوتا ہے جب بظاہر اسکے ساتھ روئے زمین پر ایک فرد بھی نہیں ہوتا۔ مگر امام اسی وقت برپا ہوتا ہے جب اس کے ساتھ بانیٔ جماعت کی تیار کردہ پاکبازوں کی ایک منظم جماعت ہوتی ہے اس لئے امامت کے ساتھ روزِ اوّل سے ہی مددگاروں کا حزب اللہ ہوتا ہے۔ باوجود اس اقتدار کے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے امامت کا کمال نیابت میں ہی ہے۔ ہاں اس نیابت کے فرائض کی ادائیگی کے لئے اقتدار بطور آلہ کے ہوتا ہے اصل مقصود نہیں ہوتا۔ اصل مقصود امامت سے ان روحانی انوار اور آسمانی کرنوں کو دیرپا اور وسیع تر بنانا ہوتا ہے۔ جو خدا کے پیارے کے وجود باجود کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر یہ سلسلہ نہ ہوتا تو خدا کے پیارے کی موت دین اور اس کے مشن کی موت ہوتی مگر اللہ تعالےٰ کبھی ایسا نہیں کرتا۔ ایسا کرنا اس کی حکمت کے خلاف ہے۔ بانی جماعت صرف جسمانی طور پر وفات پاتا یا اس جہان سے انتقال کرتا ہے روحانی طور پر اس کی برکات جاری و ساری رہتی ہیں۔ اور اس کے مشن کی نمائندگی کرنے والے اس کے جانشین ہوتے ہیں۔ یوں تو اس کی جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان انوار کا حامل ہوتا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہوتے تھے۔ لیکن جب اس کی وفات کے وقت ایمان والوں کے گداز دل اکٹھے ہو کر امر الٰہی کے ماتحت جماعت کے نظام کو قائم رکھنے اور اس کے دین کے نفاذ اور اس کی پوری قائمقامی کے لئے اپنے میں سے سب سے زیادہ پارسا اور متقی وجود کو منتخب کرتے ہیں۔ تو اس انتخاب کو آسمانی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ایمان والوں کے دلوں پر خود القا فرماتا ہے۔ اور وہ ایسے وجود کو منتخب کرتے ہیں۔ جو اپنے وقت میں خدا کے پیارے کی سب سے بڑھ کر نیابت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ خدا کے پیارے کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ وسیع حلقے میں پھیلاتا ہے اور دشمنان دین کے سامنے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی طرح سینہ سپر ہوتا ہے جس طرح خدا کا وہ پیارا ہوتا ہے۔ وہ خدائی احکام کے نافذ کرنے کے لئے اسی طرح غیرتمند ہوتا ہے جس طرح خدا کا پیارا ہوتا ہے۔

بانی جماعت اور امام کا مقام

بانی جماعت خدا کا مامور ہوتا ہے امام مامور نہیں ہوتا۔ بانی جماعت کا انتخاب براہ راست خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ اور امام کا انتخاب ایمان والوں کے واسطہ سے خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ بانی جماعت آغاز میں اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔ امام کے ساتھ پہلے دن سے ہی ایمان والوں کی جماعت ہوتی ہے۔ بانی جماعت اپنی عظیم ذمہ واریوں کے باعث اصل اور بنیاد ہوتا ہے۔ امام اپنے وسیع فرائض کے مطابق بانی جماعت کے مشن کی تکمیل کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ جس طرح اپنے خاص پیاروں کی خارق عادت نصرت فرماتا ہے۔ اسی طرح ائمہ کو بھی اللہ تعالےٰ کی خاص تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کی نصرتوں کے موید ہوتے ہیں۔ **خلاصہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کے دینی نظام کے دو لازم و ملزوم حصے ہیں۔ خدائی بادشاہت کی دو تجلیاں ہیں۔ اور روحانی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔**

قدرت ثانیہ کو دائمی بنانے کا طریق

پس قدرت ثانیہ اللہ تعالیٰ ہی کا وہ انعام ہے جو جماعت کو بانی جماعت کی وفات کے صدمہ پر ان کے دلوں کی تسکین اور طمانیت کے لئے دیا جاتا ہے۔ دین کی اشاعت کا اسے ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اور اہل ایمان کی شیرازہ بندی کا اسے وسیلہ ٹھہرایا جاتا ہے اس نعمت کی قدر کرنا اور اسے دیرپا دائمی بنانا ایمان والوں کا فرض ہے۔ خدائی قانون یہی ہے کہ جس نعمت کی قدر کی جائے اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ اسے لمبا کرتا ہے اور اسے وسیع تر بناتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس نعمت سے نوازا ہے۔ اور ہمیں اس کی برکات سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی قدر کریں اور اس کی روحانی برکات سے کامل طور پر مستفید اور متمتع ہوں۔

بقیہ: ستائیس کو ایک واقعہ

دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی

اس کے ہاں اسی کے مطابق آپ کی وفات کے دوسرے روز یعنی ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سرزمین قادیان میں ساری حاضر جماعت نے بالاتفاق حاجی الحرمین حضرت حکیم مولوی نورالدین کو حضرت بانی سلسلہ کا جانشین اول تسلیم کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور عہد کیا کہ آئندہ آپ کا فرمان ہمارے لئے ایسے ہی واجب الاتباع ہو گا جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ کا تھا۔ اسی مقدس دن کی یاد میں ہر سال جماعت احمدیہ یوم قدرت ثانیہ مناتی ہے۔

(الفضل ۲۶ مئی ۱۹۵۹ء)

اعلان تعطیل

ہفتہ ۲۷ مئی ۱۹۸۹ء کو یوم قدرت ثانیہ کے مبارک موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۲۴۱۳۴
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم
سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے
ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے
• فوڈ کلرز • اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
سول ڈسٹری بیوٹرز
SKA
داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا
فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

▲ ائیرکنڈیشنر ▲ فریج
▲ واشنگ مشین ▲ ڈیپ فریزر
▲ ریگولیٹر اور وولٹیج سٹیبلائزر
خریدنے کیلئے تشریف لائیں
فخر الیکٹرانکس
1 ۔ نک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ ایبٹ روڈ لاہور
فون 223347 - 65835

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹
فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
رہائش: سی۔ ۹۔ ۱ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
خورشید
کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی
فون: ۶۲۹۴۴۳
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر: الرؤف جیولرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولٰنا سلطان محمود انور صاحب

رسالہ الوصیت ۔ 1

جماعت احمدیہ کی ترقی اور بقاء کا ایک اہم نظام

نظامِ قدرتِ ثانیہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جن آسمانی علوم اور معارف لدنیہ سے مالا مال کیا گیا تھا ان کی تفصیلات حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کم و بیش یکصد کتب میں محفوظ اور ساری دنیا میں اشاعت پذیر ہو چکی ہیں آپ کی ان سب کتب میں سے یہ محاکمہ کرنا کہ کس کتاب کا کیا مقام ہے اور اس کی کس قدر افادیت ہے یہ انسانی بس کی بات نہیں ۔ تاہم حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وہ ابتدائی معرکۃ الآراء تصنیف جس نے اپنوں اور غیروں سے زبردست خراجِ تحسین وصول کیا اور جو تمام غیر مذاہب کے لئے ایک زندہ اور لاجواب چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے وہ براہین احمدیہ کے نام سے معروف و مشہور ہے ۔ یہ سلسلہ تصنیفات کا آغاز تھا جس کے بعد تقریباً ۲۸ سال کے عرصے میں ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی تقریباً یکصد کتب آپ نے تصنیف فرمائیں ۔ ہمارے پیشِ نظر اس مضمون میں ان عظیم الشان کتب میں سے ایک نہایت مختصر مگر زبردست اہمیت کی حامل کتاب کا مختصر تعارف کروانا مقصود ہے اور اس کا نام ہے

"الوصیت"

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا حجم نفس مضمون کے لحاظ سے چھوٹی تقطیع میں صرف ۲۴ صفحات کے قریب ہے آپ نے یہ رسالہ الوصیت ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو رقم فرمایا اور اس کا کچھ اضافی حصہ ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو بعنوان "ضمیمہ متعلقہ رسالۃ الوصیت" شامل کیا اور اس کے بعد اس کے اندر تیسرا مضمون بعنوان "روئیداد اجلاس اوّل مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ" بھی شامل کیا گیا ہے ۔ جو ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء کے اجلاس کی کارروائی پر مشتمل ہے اور یکم جولائی ۱۹۰۶ء میں رسالہ الوصیت کے ساتھ اس کا الحاق کیا گیا

رسالہ الوصیت کے نفس مضمون سے ظاہر ہے کہ ۱۹۰۵ء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد آپ کے اس دنیا سے کوچ کرنے کا وقت قریب آ چکا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کے متعلق انکشاف پر آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ۔

۱۔ اوّلاً رسالہ کی اشاعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ان الہامات کو درج فرمایا جو اپنی وفات کے بارہ میں تھے ۔

۲ ۔ وفات کی خبر کے ساتھ طبعاً احباب کو فکر دامن گیر ہو سکتی تھی جس کو دور کرنے کی خاطر آپ نے اپنے قائم کردہ سلسلہ کے مستقبل کے متعلق بعض الٰہی پیش خبریاں بھی درج فرما دیں تاکہ جماعت کے احباب وفات کی خبروں سے پریشان اور غمگین نہ ہوں ۔

۳ ۔ جب عظیم الشان مستقبل کے بارے میں پیش خبریاں تحریر فرمائیں تو اس امر کا ذکر بھی ضروری سمجھا کہ اس عظیم الشان مستقبل تک پہنچنے کے لئے جماعت کو بہت سے صبر آزما اور کٹھن مراحل میں سے گزرنا پڑے گا ۔ لیکن انجام کار آخری فتح کے متعلق الٰہی بشارتیں پوری ہو کر رہیں گی ۔

۴ ۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے اس مختصر ترین رسالہ میں دو نہایت عظیم الشان نظاموں کا ذکر کیا ہے جو اپنی افادیت اور برکت کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی ترقی اور بقاء کے لئے بنیادی اور اہم کردار ادا کرنے والے ہوں گے یہ دو نظام حسب ذیل ہیں ۔

اوّل :۔ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کا نظام

دوم :۔ وصیت کا نظام

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ان دو عظیم الشان نظاموں کا ذکر صرف اس رسالہ میں ہی ہے اور یہی دو نظام جماعت کے اندرونی اور بیرونی محاذوں پر کامیابی کے گویا ضامن ہیں

۵ ۔ اب ہم ان دونوں نظاموں کے بنیادی اور موٹے موٹے اہم پہلو ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

قدرتِ ثانیہ کا نظام

۱ ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے وجود اور اپنے عہد کو خدا تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ قرار دیا ہے اور جب آپ کو اپنے کوچ کا وقت قریب بتایا گیا تو جماعت کو اپنے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی بشارت دی ۔ فرمایا ۔

"تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی، غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے ۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

۲ ۔ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے لئے فرمایا تھا کہ اس کے ظہور کے لئے ساری جماعت اکٹھے ہو کر دعا میں لگی رہے فرمایا :

"سو تم خدا کی قدرتِ ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو ۔" (الوصیت صفحہ ۶)

۳ ۔ اس قدرتِ ثانیہ کی نسبت فرمایا کہ یہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا فرمایا :

"تمہارے لئے دوسری قدرتِ ثانیہ کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

۴ ۔ اس قدرتِ ثانیہ کی برکت یہ قرار دی کہ اس کے ذریعہ جماعت کو قیامت تک دوسروں پر غلبہ حاصل ہوگا فرمایا :

"خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا ۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے ۔"

(الوصیت صفحہ ۶)

۵ ۔ اس قدرتِ ثانیہ کے ذریعہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں ایک جگہ جمع کرنا مقصود ہے فرمایا :

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں ۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے ۔"

الوصیت صفحہ ۶، ۷

۶ ۔ قدرتِ ثانیہ درحقیقت ان تمام برکات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہوگی جو قدرتِ اولیٰ یعنی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے وجودِ باجود میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرما رکھی تھیں ۔ فرمایا : "اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا
(الوصیت صت ۷)

(۷) قدرت ثانیہ بطور خاص ان المناک ایام میں جماعت کی شیرازہ بندی اور زخمی دلوں کی تسکین کا سامان بنے گی جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے نتیجہ میں جماعت کو پیش آنے والے تھے فرمایا:
"ایسے وقت میں جب وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے"
(الوصیت صت ۷)

(۸) قدرت ثانیہ جماعت کے اندرونی تقویٰ، اصلاح اور بیرونی دفاع کا موجب ہو گی۔ فرمایا:
"اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔"
الوصیت صت ۷

۹۔ قدرتِ ثانیہ کے طفیل دنیا کے مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے احمدیوں کو فکری وحدت اور قلبی اخوت جیسی نعمتیں میسر رہیں گی

۱۰۔ قدرتِ ثانیہ ابتلاؤں اور زلزلوں کے وقت میں جماعت کی حفاظت اور ڈھال بنی رہے گی۔ فرمایا:
"وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"
(الوصیت صت ۹)

۱۱۔ قدرتِ ثانیہ اور افرادِ جماعت کے درمیان اصل رشتہ انتہائی مخلصانہ اور عاجزانہ دعاؤں کا بنتا یا ہے۔ افرادِ جماعت کی دعائیں قدرتِ ثانیہ کی تقویت اور بقاء کے لئے وقف ہوں گی اور قدرتِ ثانیہ کی مستجاب دعاؤں کے طفیل سے افرادِ جماعت سدا فیض یاب رہیں گے ایسے مستحکم رشتہ کی دنیا میں اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

فرمایا:
"سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو"
(الوصیت صہ ۶)

(۱۲) قدرتِ ثانیہ چونکہ قدرتِ اولیٰ کی جانشین اور مظہر ٹھہرائی گئی ہے اس لئے ان علوم لدنیہ کا دروازہ جماعت کے لئے قدرت ثانیہ کی شکل میں سدا کھلا رہے گا۔ جو آسمانی علوم قدرتِ اولیٰ کے ساتھ وابستہ تھے اور یہ چیز جماعت کو فکری اور نظریاتی، علمی اور عملی محاذوں پر ہمیشہ غالب رکھنے کے لئے ایک ضمانت کی شکل رکھتی ہے اور آج خدا کے فضل سے قدرتِ ثانیہ کے ظہور پر ۸۱ سال کا عرصہ پکار پکار کر اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔

(۱۳) اسوقت جماعتِ احمدیہ کی خوش نصیبی سے قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کی سرپرستی اسے حاصل ہے اور رسالہ الوصیت میں قدرتِ ثانیہ کی نسبت جو باتیں مجمل طور پر یا اشاروں اور کنایوں میں بیان ہوئی تھیں آج دنیا کے ۱۲۲ ممالک میں یہ قدرتِ ثانیہ سایہ افگن ہے اور احمدیوں کے لئے مامن و ماویٰ بنی ہوئی ہے اور جو عظیم الشان مستقبل اسوقت جھانک جھانک کر دیکھ رہا ہے اسکی عظمت اور تابناکی کو الفاظ میں بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں البتہ ایک ہلکی سی جھلک ان مبارک الفاظ میں دیکھی جا سکتی ہے کہ:
"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
یہ وقت بھی محض خدا کے اس فضل سے سر پر آچکا ہے جو فضل لمحہ لمحہ قدرتِ ثانیہ کے ساتھ ہے۔

——(جاری ہے)——

خالص محبتِ الٰہی اور خالص
عشقِ الٰہی اخفا کو چاہتا ہے
چشمۂ معرفت

سُچی بوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سُچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان - فوری اثر کیلئے قیمت
فی اونس ۳۰/-
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۱۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

محمود ٹیلیویژن کمپنی
۲۱، ہال روڈ، لاہور
فون: ۲۲۶۵۰۸ ، ۶۱۶۲۴
کلر، بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن
فلپس، ہٹاچی، نیشنل، سونی، اوریئنٹ
اینڈ
ریفریجریٹرز، ایئر کنڈیشنر
واشنگ مشین، ڈیپ فریزر

ہر قسم کے
ایئر کنڈیشنرز
ریفریجریٹرز
ڈیپ فریزرز
خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نیشنل الیکٹرانکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 57309 - 223228

عثمان الیکٹرونکس
۱۔ حجاب بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ
پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون: ۵۳۱۰۵ ، ۲۲۳۲۰۴
ڈیلرز: ریفریجریٹر، ایئر کنڈیشنر
واشنگ مشین، ڈیپ فریزر
کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
for Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا
گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۲۴۶۰۶ ، ۷۲۴۶۰۷ ، ۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد / اٹھراء / سوکھا
گرمی / گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے
مصروفِ خدمت

زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان

براچنیں
ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی۔ محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ)

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ | پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ | فون نمبر ۷۴۸۴۴-۴۴۳۱-۷۴۴۹۷

ہر گھر کی پسند
رحمت سویّاں
تیار کردہ
نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر الفضل)

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

مرکز احمدیت میں سب سے
قدیم اور با اعتماد ادارہ
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد اسٹیلتیس
ربوہ۔ پاکستان
فون نمبر ۵۲۵

Shezan
The Largest Processors of Fresh Fruit Products

Fruit Juices & Squashes, Jams, Jellies, Marmalades, Pickles, Ketchup, Garden Peas, Vegetables etc.
Shezan International Limited, BUND ROAD, LAHORE.
adcom S198C15

بذریعہ ڈاک
اپنی مرض کی مفصّل علامات لکھ کر گھر بیٹھے
جرمن ادویات سے علاج کروائیں
ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمان D.H.M.S R.H.M.P
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
براچنیں
کراچی۔ فون ۴۱۳۲۵۱
لاہور۔ 3.D.1 گلشن راوی
ملتان۔ چوک جسان محمد
منڈی بہاؤالدین۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خاں۔ فون ۴۷۹۹
ربوہ۔ اقصیٰ چوک فون ۵۵۸

اعلیٰ اور معیاری صابن
پری سوپ
تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ۔ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے —
دانت اچھے تو صحت اچھی
دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ - ربوہ فون: ۲۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

KIDNY STONE COURSE
پتھری گردہ کورس
۴۰ روزہ کورس قیمت -/۱۵۰
لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۶۷۱ : کلینک ۶۰۶ ، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون: ۴۹۷ ، رہائش ۵۴۹ ، فون ۵۵۰

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ھمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج
کیلئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴
گولبازار ربوہ
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں۔

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS
UNIVERSAL
FREEZERS
▲ Ice Cream Cabinet
▲ Yogurt Freezers
▲ Bottle Freezers
▲ Deep Freezers

UNIVERSAL
Universal Appliances
P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK
ڈیلرز ربوہ: بھائی بھائی ٹریڈرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ہمارے ہاں سنگل فیز موٹریں، پنکھے ڈونکی پپ ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے۔
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ۔ ربوہ

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶، بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک
اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک، شام کو دواخانہ بند رہا کریگا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کرے گا۔
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا۔
خاکسار ہومیو پیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

نظر اور دھوپ کی عینکیں
عام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار - ربوہ

جوبلی سٹور ربوہ
رحمت بازار
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔
جوبلی سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ